بہائیت کے حملے سے نمٹنے کے لئے جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری طرح مستعد ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ رمئی ۱۹۸۹ء بمقام بیت المحمود زیورک سوئٹزرلینڈ)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کریمہ تلاوت کیں:

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُوْرًا ۝ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۚ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝

(بنی اسرائیل: ۶۵، ۶۶)

پھر فرمایا:۔

یہ آیات جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ شیطان کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی طرف سے اپنے نیک بندوں کی نمائندگی میں ایک چیلنج کرتا ہے۔ بہت ہی عجیب اور بہت ہی روح اور دل پر اثر کرنے والی آیت ہے۔ بسا اوقات آپ نے خطبات میں سنا ہے کہ جو جماعت احمدیہ پر کئی قسم کے مصائب توڑے جاتے ہیں، خطرات کا سامنا ہوتا ہے۔ تو میں جماعت کی نمائندگی میں دشمن کو کہتا ہوں کہ جو چاہتے ہو کر لو تم لازماً ناکام ہو گے اور اس طرز بیان سے جماعت کو ایک خاص لطف محسوس ہوتا ہے۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے ایمان کی عظمت کا ہمارے امام کو

احساس ہے۔اس سے اندازہ کریں کہ اس آیت کا مومن کو کس حد تک لطف نہ آتا ہوگا۔ جب ایک مومن اس آیت کی تلاوت کرتا ہے تو حقیقت میں اس کی روح وجد میں آجاتی ہے۔خدا اپنے بندوں کی طرف سے شیطان کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ تو جس کو چاہتا ہے ان میں سے شوق سے فریب دے دے کر اپنی طرف بلا وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ اور ان پر اپنے گھوڑوں کے ذریعے اور اپنے پیادہ فوجوں کے ذریعے چڑھ دوڑ اور پوری قوت سے ان پر حملہ کردے اور پھر ان کو حرص بھی دے، لالچیں بھی دے وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ ان کو مال کی لالچ بھی دے اور اپنے اموال میں شامل کر وَالْاَوْلَادِ اور اپنے وسیع خاندان میں اس طرح شامل کرلے گویا وہ تیری ہی اولاد ہوں۔یعنی اکثریت کے اندر ضم کر کے ان کو قوت کے حساب سے اجازت دے وَعِدْهُمْ اور ہر قسم کے وعدے ان سے کر یعنی جو کچھ ممکن ہے کسی ذریعے سے کسی دوسرے کو فریب سے، دھوکے سے، خوف دلا کر، لالچیں دے کر اپنے ساتھ ملانے کی، ان کو اپنے ایمان سے ہٹانے کی وہ ساری کوششیں کر گزر۔ فرمایا وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا لیکن یاد رکھو کہ بندوں کو شیطان جو بھی وعدے دیتا ہے وہ محض دھوکے کے وعدے ہوا کرتے ہیں۔اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ یاد رکھ اپنی تمام کوششیں کر دیکھ جو بندے میرے ہیں وہ میرے ہی رہیں گے۔لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ تجھے ہرگز کبھی کسی قسم کا کوئی غلبہ مجھ سے محبت کرنے والے، مجھ پر ایمان لانے والے بندوں پر نصیب نہیں ہوگا۔وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا اور یہ فرمانے کے بعد حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہ سکینت کا پیغام بھی عطا ہوتا ہے وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا کہ تیرا رب تیرے لئے بہت کافی ہے وکیل۔اس آیت کا پچھلے مضمون سے کیا تعلق ہے؟ تعلق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں جو تیری وکالت کر رہا ہوں۔مجھ سے بہتر اور کون وکالت کر سکتا ہے؟ میں تیرا رب ہوں اب تیرے معاملے کو میں نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اس لئے کلیۃً مطمئن ہو جا کہ شیطان کے مقابل پر تیرا ایک وکیل ہے جو ہر طرح تیری وکالت فرمائے گا اور تیری نمائندگی کرے گا اور تجھے سہارا دے گا اور تو اس پر توکل کرے گا اور شیطان کی طرف سے تجھے اور تیرے ماننے والے، تیرے غلاموں کو قطعاً کوئی خطرہ نہیں۔

اس آیت کا اطلاق آج دنیا میں بعض ممالک میں ہو رہا ہے جن میں سب سے زیادہ پاکستان میں اس کا اطلاق دکھائی دیتا ہے۔ جب سے دشمنوں کو میں نے جماعت احمدیہ کے امام کی حیثیت سے آپ سب کی نمائندگی میں مباہلے کا چیلنج دیا ہے اور جب سے انہوں نے یہ دیکھا کہ چیلنج کے معاً بعد خدا تعالیٰ کی تقدیر نے بار بار اپنی تجلیات جماعت کی تائید میں دکھائیں اُس وقت سے ان کے اندر ایک خوف و ہراس کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے اور شدید خطرات محسوس کر رہے ہیں کہ بقیہ عرصہ میں جو بھی چیلنج کا عرصہ باقی ہے کہیں خدا تعالیٰ مزید تائیدات سے ان کو نہ نوازے اور کہیں دنیا یہ دیکھ نہ لے کہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ یہ وہ خطرات ہیں جن کو محسوس کرتے ہوئے وہ اپنی شرارت میں بڑھتے چلے جارہے ہیں گویا وہ خود خدا ہیں۔ گویا چیلنج ان کے نام یہ تھا کہ تم ہمیں کسی قسم کا کوئی نقصان شرارت اور حسد کے ذریعہ نہیں پہنچاؤ گے۔ ہرگز ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ چیلنج یہ تھا کہ جو خدا کا ہے وہ اس کی تائید میں خدا حیرت انگیز نشانات دکھائے گا اور تمام دنیا میں اس کو غالب کرتا چلا جائے گا، اس کی بدیوں کو نیکیوں میں تبدیل کرتا چلا جائے گا اور ان کے اندر سے خدا کے ولی پیدا ہوں گے اور ایسی جماعت جو خدا کی ہے اس مباہلے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہر پہلو سے تم ان کو نیکیوں میں ترقی کرتا ہوا دیکھو گے اور جہاں تک دشمن کی شرارت کا تعلق ہے مباہلے میں یہ بات واضح کر دی گئی تھی کہ اگر فریقین میں سے کسی کی شرارت سے کسی کا نقصان ثابت ہو تو اس کو خدا کی تجلی کا نشان نہیں سمجھا جائے گا بلکہ وہ بندے کا عناد دشمنی اور شرارت ہے اس کو خدا کے کام کیسے قرار دے سکتے ہو؟ پس اپنے ہاتھ میں انہوں نے جماعت کو نقصان پہنچانے کی ذمہ داری لے کر فی الحقیقت اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ ان کا کوئی خدا نہیں جو ان کی نمائندگی میں جماعت کو نقصان پہنچائے۔ ان کا کوئی ولی ایسا نہیں جو ان کی پشت پناہی کرتے ہوئے ان کی طرف سے جماعت کو ایذاء پہنچائے۔ اس لئے انہوں نے کہا خدا نے تو ہمارے لئے کرنا کچھ نہیں ہم کیوں نہ اپنے ہاتھ میں لے لیں امن و امان کے حالات اور جبر و تشدد کے ہتھیار اور ان ہتھیاروں سے مظلوم احمدیوں کے امن اور سکون کو برباد کر دیں اور پھر دنیا کو یہ کہیں کہ دیکھو مباہلے کے نتیجے میں ان کو کیا کیا نقصان پہنچے ہیں؟ یہ ہے وہ فتنہ جو آج کل پاکستان میں بڑی تیزی کے ساتھ پھیلایا جارہا ہے اور طرح طرح کے مظالم اور شرارت کے شاخسانے چھوڑ کر کوشش کی جارہی ہے کہ احمدیوں کے خلاف ایک عام طوفان بدتمیزی کھڑا ہو جائے اور اسی قسم کے

کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے فسادات برپا ہوں جیسے ۱۹۵۳ء میں یا اس سے پہلے ۳۳ء، ۳۴ء وغیرہ میں برپا ہوتے رہے۔

اس کے جواب میں میں نے غور کیا کہ میں ان کو کیا پیغام دوں تو میری توجہ اس آیت کی طرف مبذول ہوئی۔ مجھے خیال آیا کہ خدا تعالیٰ نے تو ایسے موقع پر وکالت اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ اب تو خدا اور شیطان کا مقابلہ ہے۔ پس بجائے اس کے کہ میں اپنی آواز میں آپ کی نمائندگی کر کے اس دشمن کو کوئی پیغام دوں۔ میں نے سوچا کہ اسی آیت کی رو سے اسی آیت کے الفاظ میں جو خدا تعالیٰ نے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ہی موقع کے لئے صادر فرمائی ہے، ایسے ہی موقعوں پر اطلاق پانے کے لئے صادر فرمائی ہے۔ **میں دشمن کو جواب دوں کہ جو کچھ تم سے ہوسکتا ہے کر گزرو۔ اپنے سوار بھی دوڑا دو احمدیوں پر، اپنے پیدل بھی دوڑا دو۔ آوازیں دے کر، ان کو دھوکا دے کر ان کو اپنی طرف بلاؤ، ان کو لالچیں دو، ان کو ہر قسم کے تحفظات مہیا کرنے کی کوشش کرو، ان کو بتاؤ کہ تم اگر اکثریت میں شامل ہو گے تو تم ہماری اولاد کی طرح ہو جاؤ گے، ہماری کثرت میں حصہ دار بن جاؤ گے اور جو دھوکا دینے کے وعدے ہیں تم کر گزرو لیکن اوّل یہ کہ خدا متنبہ فرما رہا ہے کہ شیطان کے سارے وعدے دھوکے اور فریب کے وعدے ہوا کرتے ہیں** اور یہ امر واقعہ ہے ہم نے اس سے پہلے دیکھا ہے۔ بارہا فتنوں اور فسادوں کے وقت بعض لوگوں کو احمدیت کے دشمنوں نے سہارے دیئے ہیں، جھوٹے وعدے دیئے ہیں اور اچانک اٹھا کر زمین سے آسمان تک پہنچا دیا ہے اور پھر ایسا چھوڑا ہے کہ مڑ کر دیکھا بھی نہیں ان کی طرف اور ان کی ساری زندگی ذلت اور رسوائی میں گزری ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے ضمناً ہمیں یہ بھی مطلع فرما دیا ہے کہ جو لوگ بیوقوفی میں ان کے وعدوں اور لالچوں کے دھوکے میں مبتلاء ہوں گے ان کا کوئی انجام نہیں ہے، یہ لوگ بے وفا لوگ ہیں، یہ اپنوں کا جن کو اپنا سمجھتے ہیں ان کا ساتھ دینے والے بھی نہیں، ان کو چھوڑ دیا کرتے ہیں۔

چنانچہ ایک نہایت ہی عبرتناک واقعہ جماعت کی تاریخ میں محفوظ ہے کہ عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے ساری عمر جماعت احمدیہ کی مخالفت میں زبان چلائی اور حد کر دی ظلم اور سفا کی کی۔ زبان سے جس حد تک ظلم توڑا جا سکتا ہے عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے ساری عمر ایسا ہی کیا اور مسلمانوں نے جب تک ان میں جان تھی، جب تک بولنے کی ہمت تھی خوب ان کا ساتھ بھی دیا۔

بڑے بڑے عظیم الشان جلسے ہوئے اور بہت بہت مال اور دولت بھی ان پر نچھاور کئے گئے لیکن انجام بالآخر ایسا ہوا کہ جب وہ بوڑھے ہو گئے تو سب نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔ جب وہ فالج سے بیمار ہو گئے اور حالت یہ تھی کہ بمشکل زبان چلتی تھی اور جسم فالج زدہ تھا۔ تو احمدی تو ان کی عیادت کے لئے جاتے تھے اور ان کو پوچھتے تھے اور پوچھا کرتے تھے کہ کوئی ضرورت ہو مدد کی تو ہمیں بتائیں لیکن باقی سارے جو ان کو مجاہد اعظم کہتے تھے اور آج بھی کہہ رہے ہیں ان کا ساتھ چھوڑ چکے تھے۔ چنانچہ مولانا غلام باری صاحب سیف نے واقعہ ایک مضمون کی صورت میں لکھا ہے اور بارہا سنایا بھی کہ وہ ایک دفعہ خود اپنے بعض ساتھیوں کو لے کر عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی عیادت کے لئے گئے اور ان سے حال پوچھا تو انہوں نے اپنی زبان نکال کر انگلی سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ **یہ کتیا جب تک بھونکتی رہی اس وقت تک میں قوم سے داد پاتا رہا۔ جب اس کتیا میں بھونکنے کی سکت باقی نہیں رہی تو سب نے مجھ کو چھوڑ دیا۔** ایسے عبرتناک الفاظ انہوں نے اپنے متعلق کہے، اپنے منہ سے زبان کو کتیا کہہ کر فصیح و بلیغ تو تھے اور جس قسم کی فصاحت و بلاغت تھی اس کا اظہار اسی ایک فقرے سے ہو جاتا ہے لیکن اس میں ایک بڑا بھاری عبرت کا نشان ہے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا شیطان وعدے تو دیتا ہے اور دے گا لیکن دھوکے اور فریب کے سوا اس کے وعدوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ وفا اگر ہے تو خدا میں ہے جو تمہارا مولیٰ ہے۔ خدا کے سوا کسی میں کوئی وفا نہیں۔ یہ کہنے کے بعد کتنے عزم اور کتنی شان کے ساتھ مومنوں سے اپنی توقعات کا اظہار فرماتا ہے۔ یہ ہے اس آیت کی شان جس پر دل فدا ہو جاتا ہے خدا کی عظمت اور اس کے جلال اور اس کے جمال کے حضور۔ فرماتا ہے اِنَّ عِبَادِىْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اے بیوقوف، اے دھوکہ دینے والے خود کس دھوکے میں مبتلا ہو تجھے کیا خبر میرے بندے ہیں کیا؟ وہ مجھ سے کبھی بے وفائی نہیں کریں گے۔ وہ کبھی میرا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ جو چاہتا ہے کر گزر میرے بندے میرے رہیں گے تجھے ان پر کسی قسم کا کوئی غلبہ نصیب نہیں ہوگا۔ سلطان کو نکرہ رکھ کر یہ شان پیدا کر دی گئی کہ مضمون کو بہت وسیع فرما دیا۔ مطلب یہ ہے کہ پورا غلبہ تو الگ دور کی بات ہے تجھے میرے محبت کرنے والے مجھ پر فدا ہونے والے، مجھ پر ایمان رکھنے والے بندوں پر ادنیٰ سا غلبہ بھی نصیب نہیں ہوگا۔ کبھی تیرے نہیں ہو سکتے۔ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا اور اے محمد ﷺ تیرا رب

تیرا وکیل ہے۔ وہ تیری وکالت کرے گا، وہ شیطان کے مقابل پر اپنی آسمانی فوجیں لے کر آئے گا اور اس کے ہر حربے کو ناکام کر کے دیکھا دے گا۔

پس جماعت احمدیہ پاکستان ہو یا بنگلہ دیش ہو یا دیگر ایسی جماعتیں ہوں جو نہایت ہی خطرات کے حالات سے گزر رہی ہیں میں ان کو خدا کے کلام کی زبان میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ خدا ان کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ اپنے عزم اپنے حوصلے کی حفاظت کریں اور خدا سے ثبات کی دعا کریں۔ خدا سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم نصیب فرمائے۔ پس ساری دنیا کی جماعتوں کو ان کے لئے ایسی ہی دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ ہر قوم میں کچھ کمزور بھی ہوتے ہیں اور اس آیت کے علاوہ ایک اور آیت میں ذکر بھی موجود ہے کہ جن کو انسان ظاہری طور پر خدا کے بندے سمجھتا ہے ان میں بعض ایسے کمزور انسان بھی نکل آتے ہیں کہ جن کے دل میں نفاق ہوتا ہے، جن کے دلوں میں بیماریاں پائی جاتی ہیں اور زلازل کے وقت وہ جھڑ جاتے ہیں اس لئے یہ مراد ہرگز نہیں کہ الٰہی جماعتوں میں سے کبھی کوئی ٹھوکر نہیں کھائے گا بلکہ مراد یہ ہے کہ اس وقت جو خدا کے ہیں وہ پہچانے جاتے ہیں، وہ الگ اور ممتاز ہو کر الگ نکھر کر سامنے آجاتے ہیں اور جو شیطان کا گندہ مال ہے وہ الگ ہو جاتا ہے اور دنیا دیکھ لیتی ہے کہ خدا کے بندے کون تھے اور غیر اللہ کے کون بندے تھے۔ چنانچہ بعض دفعہ بہار کے دنوں میں بھی آپ نے دیکھا ہوگا درختوں پر بعض پتے سوکھے ہوتے ہیں۔ ویسے تو پتا نہیں لگتا بہار ہی بہار دکھائی دیتی ہے لیکن جب تیز آندھیاں چلتی ہیں تو انہی سبز پتوں میں سے بعض سوکھے ہوئے پتے جھڑ کے نیچے گر جاتے ہیں۔ تو زلازل کے وقت بعض نقصان پہنچتے ہیں، بعض لوگوں کو ٹھوکر ضرور لگتی ہے اور جو خدا کا ہے وہ خدا کا ہو کر سامنے آجاتا ہے، جو شیطان کا ہے وہ شیطان کا ہو کر سامنے آجاتا ہے۔ پس ہمیں اس موقع پر ان کمزوروں کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے اللہ ان کو بھی ٹھوکروں سے بچائے، ان کی حفاظت فرمائے۔

اس موقع پر دشمن نے جو سازشوں کا جال پھیلایا ہے اس سازش کے جو نقوش اب نکل کر سامنے آرہے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ جگہ جگہ ایسے احمدیوں پر قاتلانہ حملے کروا رہے ہیں جو ان حالات میں اپنے دفاع کی طاقت نہیں رکھتے اور اس پہلو سے وہ سمجھتے ہیں کہ جماعت کے نوجوان جو لمبے صبر کے دور سے گزر رہے ہیں اب صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیں گے اور ان دردناک قتلوں کو

برداشت نہ کرتے ہوئے وہ بھی جوابی حملے شروع کریں گے اور اگر ایک دفعہ انہوں نے ایسا کیا تو وہ سمجھتے ہیں کہ پھر ہم ساری قوم کو دھوکہ دیں گے اور ان کو کہیں گے کہ دیکھو احمدیوں نے یہ ظلم کئے، تمہارے فلاں کو ماردیا، تمہارے فلاں کو ماردیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر احمدی مقابل پر نکلیں تو کمزور ہونے کے باوجود وہ تعداد میں، بھاری تعداد میں بڑی اکثریت پر بھی غالب آنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس سے پہلے ہندوستان کی تاریخ میں جب ابھی جماعت بہت چھوٹی تھی ایسے بارہا واقعات ہو چکے ہیں۔ دہلی کے جلسے میں جو واقعہ گزرا، مصلح موعودؓ کے جلسے میں میں بھی وہاں موجود تھا۔ چند ہزار احمدی تھے اس کے مقابل پر دلی کا لکھوکھہا کا عظیم شہر تھا اور اس میں سے مسلمان، بعض بدقسمت مسلمان علماء کے اُکسائے ہوئے اور انگیخت کئے ہوئے لاکھوں مسلمان تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ایک انبوہ کثیر ہے جس نے جلسے کو گھیرے میں لے لیا تھا۔ اس وقت ان سے غلطی ہوئی کہ انہوں نے عورتوں کے خیمے پر حملہ کر دیا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریر کے وقت جب یہ دیکھا کہ عورتوں کی طرف ان کا رخ ہو گیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے صبر کا پیمانہ بہت وسیع ہے لیکن اس کی ایک حد ہے۔ اگر ہماری عورتوں کی طرف تم نے بدنظر سے دیکھا اور ہاتھ اُٹھایا تو ہم کسی قیمت پر اس کو برداشت نہیں کریں گے۔ پھر جو کچھ ہوگا ہو جائے۔ آپ کا یہ کہنا تھا کہ احمدی نوجوان اس خیمے کی طرف لپکے ہیں اور آناً فاناً اس انبوہ کثیر کے پاؤں ایسے اکھڑے ہیں جیسے سیلاب کی موجیں کسی چیز کو بہا کر لے جارہی ہوں۔ ہر طرف بھگدڑ مچ گئی۔ ایسا عجیب نظارہ تھا، اس کا ایسا رُعب تھا کہ دوسرے یا تیسرے دن دلّی کے اسٹیشن پر جب میں جارہا تھا، داخل ہونے لگا تو میں نے اپنا ٹکٹ نکالا دکھانے کے لئے تو وہ جو اسٹیشن کا گارڈ تو نہیں مگر جو بھی افسر موجود تھا ٹکٹ دیکھنے کے لئے اس نے مجھے کہا کہ میاں آپ احمدی ہیں آپ کا ٹکٹ دیکھنے کی میں جرأت نہیں کر سکتا جو ہم سے ہو چکی ہے پہلے مجھے پتا ہے۔ یعنی یہ رُعب کی کیفیت تھی۔ اتنا بڑا شہر، اتنا عظیم شہر اور اتنا طاقتور شہر۔ پس یہ کوئی احمدیت کا کمال نہیں ہے۔ یہ خدا کی طرف سے ایمان کو ایک رُعب دیا گیا ہے، ایمان کو ایک ہیبت عطا کی گئی ہے۔ جب بھی ایمان ٹکراتا ہے غیر ایمانی جہالت سے اور جوشوں سے تو ایمان کو ہمیشہ غلبہ نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے علماء کو یہ بھی پتا ہے کہ اگر احمدی نوجوان اٹھیں گے تو لازماً اپنے مقابل کو زیادہ سخت ماریں گے اور اس کے نتیجے میں پھر یہ فسادات پھیلا دیں گے ہر طرف اور بہت سے ایسے علاقے ہیں

جہاں چند احمدی بستے ہیں، بڑے بڑے دیہات میں چھوٹی چھوٹی آبادیاں ہیں۔ چنانچہ ان کی نیت یہ ہے کہ ایسے دیہات میں یا ایسے قصبوں میں پھر زیادہ سے زیادہ احمدیوں کے گھر جلائے جائیں، ان کے اموال لوٹے جائیں، ان کو قتل کیا جائے وغیرہ وغیرہ۔

پس یہ وہ خطرات ہیں جو اس وقت پاکستان کو درپیش ہیں۔ حال ہی میں سکرنڈ میں اس صدی کا پہلا شہید ہوا ہے۔ منور احمد صاحب بٹ ان کا نام ہے۔ ابھی پرسوں مجھے اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔ یہ اسی ظلم اور سفاکی کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ منور احمد صاحب کے متعلق میں یہ آپ کو بات بتادوں کہ گزشتہ چند سال سے ان کے ساتھ میری خط و کتابت رہی ہے اور اس سے ان سے پہلے ان کے والد بھی شہید کئے گئے، ان کے بھائی بھی شہید کئے گئے، غالباً ایک اور خاندان کے فرد بھی شہید کر دیئے گئے۔ سکرنڈ کی جماعت چھوٹی سی جماعت ہے جس میں یہ گھر ہے جو خاص طور پر احمدیت کی فدائیت میں نمایاں ہے۔ دیہات میں اردگرد بھی احمدی ہیں ان پر بھی حملے ہوئے، بہت سے لوگوں نے زمینیں چھوڑ دیں، بیچ کر دوسری جگہ منتقل ہو گئے۔ منور احمد صاحب اور ان کی ہمشیرہ کے بارہا مجھے خط ملے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ عزم کیا ہوا ہے کہ اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے لیکن اس دشمن کو یہ خوشی نہیں دینگے کہ احمدی جگہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس لئے میں ہر وقت تیار بیٹھا ہوں۔ اس سے پہلے ان پر حملہ ہوا اور پولیس کو پتا ہے، حکام کو پتا ہے کون خبیث لوگ تھے جنہوں نے حملہ کیا، کونسی مسجد ہے جہاں سے وہ حملہ آور آئے تھے اور پکڑے بھی گئے اور پھر کچھ نہیں بنا۔ چنانچہ ان حکومت کی حوصلہ افزائیوں کے نتیجے میں ابھی چند دن پہلے وہی قاتلوں کا گروہ آیا ہے اور دن دیہاڑے ان پر فائرنگ کر کے وہیں ان کو جام شہادت عطا کر دیا۔ عطا تو خدا نے کیا لیکن ان کا وہ ایک ذریعہ بن گئے جس کے ذریعے ان کو جام شہادت نصیب ہوا۔ پس اس قسم کے قتل کی کوششیں اور جگہ بھی ہو چکی ہیں۔ بعض جگہ ناکام ہوئی ہیں کلیۃً، بعض دفعہ شدید زخمی حالت میں احمدیوں کو چھوڑا گیا ہے اور عمومی فساد کی کوششیں بھی بہت ہو چکی ہیں۔ ننکانہ صاحب کے واقعات آپ کو پتا ہیں کہ چک ۵۶۳، ۵۶۵ پھر سرگودھا کے ساتھ چک ۹۸ شمالی ہے، پھر نوابشاہ کے واقعات ہیں۔

یہ ایک دم جو تیزی سے اس باسی کڑی میں اُبال آیا ہے اس کا یہ پس منظر ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے۔ ان کو شدید بے چینی اور فکر ہے کہ وقت گزر رہا ہے اور جماعت اپنے ایمان

اور اخلاص میں ترقی کرتی چلی جارہی ہے، ساری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ دیکھتے دیکھتے نئے نئے ملکوں میں خدا تعالیٰ ان کو عظمتیں اور غلبے نصیب فرما رہا ہے۔ ہم کیا منہ دکھائیں گے قوم کو کہ مباہلے کے یہ نتیجے نکلا کرتے ہیں۔ کافی انتظار کیا، آٹھ دس مہینے گزر گئے، گیارہ مہینے ہو گئے خدا حرکت میں نہیں آرہا۔ اس لئے اپنے ہاتھ میں فیصلے لو خدا پر بیٹھے رہے تو کچھ بھی نہیں بننا احمدیوں کا۔ یعنی ہماری طرف سے ان پر کوئی حجت تمام نہیں ہوسکتی۔ لیکن میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ ہمارا خدا صرف ہماری تائید کا خدا صرف ان معنوں میں نہیں ہے کہ ہم پر رحمتیں اور فضل نازل فرماتا ہے بلکہ وہ دشمن کو ہلاک کرنے کی بھی طاقت رکھتا ہے۔ دشمن کو رسوا اور ذلیل کر دینے کی طاقت بھی رکھتا ہے۔ اس لئے یہ دشمن جو بڑے نازاور فخر کے ساتھ اس وجہ سے نازاور فخر کرتے ہیں کہ حکومت ان کے ساتھ ہے۔ مرکز کی حکومت بھی ان کے ساتھ ہے، پنجاب کی حکومت بھی ان کے ساتھ ہے۔ اس وجہ سے ناز اور فخر میں مبتلاء ہیں کہ دنیا میں احمدیوں کا کوئی نہیں رہا۔ ان کو میں بتا دیتا ہوں کہ جس خدا کا یہ کلام ہے جو میں نے آپ کے سامنے پڑھ کے سنایا ہے وہ خدا ہمارے لئے کافی وکیل ہے اور ہمیشہ سے وہ اپنے پاک بندوں کی وکالت کرتا چلا آیا ہے اس لئے ہم سے تمہیں کوئی خوف نہیں۔ احمدی نوجوان جب تک میں ان کو کہتا رہوں گا صبر کے نمونے دکھائیں گے اور صبر پر قائم رہیں گے اور تمہاری یہ ناپاک سازشیں کامیاب نہیں ہونے دیں گے کہ احمدیوں کا صبر توڑ کر ان پر اپنے مظالم توڑنے کے بہانے نکالو لیکن خدا ہے جس کی برداشت لامتناہی سہی لیکن وہ خود فرماتا ہے کہ ایک حد کے بعد پھر میں اپنا صبر خود توڑ دیا کرتا ہوں اور جب میں فیصلہ کرتا ہوں کہ اب قوم کو کافی مہلت مل چکی ہے تو پھر اس قوم کو کوئی بچانے والا نہیں ہوا کرتا۔ وَإِذَآ أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ (الرعد:۱۲) جب خدا یہ فیصلہ کرتا ہے کہ کسی قوم کی ہلاکت کے دن آ گئے ہیں تو اس قوم سے اس برائی کو روکنے والا کوئی نہیں ہوا کرتا۔ پس ہم تمہیں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے، خدا کے نام پر ڈراتے ہیں۔ اشتعال پھیلانے اور حکومت کو احمدیت پر ظلم پر اکسانے کے لئے ان کے دماغ جس طرح چلتے ہیں اور کیسی کیسی احمقانہ باتیں ان کو سوجھتی ہیں اس کی ایک مثال میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

صد سالہ جشن تشکر کے متعلق جب پنجاب حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ احمدیوں کو کسی رنگ میں بھی جشن تشکر نہ منانے دیا جائے۔ یہاں تک کہ ان کے بچوں کو مٹھائی کھانے سے بھی باز رکھا جائے،

اچھے صاف ستھرے کپڑے پہننے سے بھی منع کیا جائے۔ معلوم ہوا کہ ایک طرف تو مرکزی حکومت نے ہدایت دی تھی خود پنجاب حکومت کو کہ ایسا کروتا کہ یہ سہرا وہ اپنے سر باندھ سکیں۔ دوسری طرف پنجاب حکومت یہ ظاہر کرنا چاہتی تھی کہ یہ سہرا ہمارے سر ہے۔ اس کھینچا تانی میں یہ بتانے کے لئے کہ ہے اصل میں کس کا سر۔ پنجاب حکومت کے ایک خاص پروردہ مولوی ہیں جو نہایت دریدہ دہن انسان ہیں، ایک منحوس صورت انسان ہیں۔ انہوں نے یہ اعلان کیا کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اصل کہانی کیا ہے۔ ہوا یہ کہ میں تھا پنجاب کی طرف سے جو ایک وفد لے کر مرکزی وزراء کے پاس پہنچا اور ان کو میں نے ایک سادہ سی بات سمجھائی۔ وہ سادہ بات یہ تھی کہ تم سوسالہ جشن منانے کی اجازت دے رہے ہو ان لوگوں کو تم جانتے نہیں کہ یہ سوسالہ جشن ہے کس چیز کا؟ وزراء نے پوچھا آپ فرمائیے مولانا کہ یہ کس چیز کا جشن ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ وہ جشن اس بات کا ہے کہ سوسال پہلے نعوذ باللہ من ذالک مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کی نبوت پر ڈاکہ ڈالا تھا اور وہ ڈاکے کا مال اس وقت سے ان کے ساتھ ہے اور سوسال میں جو ڈاکے کا مال بڑھتا رہا ہے اس کی خوشی میں یہ سارا جشن منایا جارہا ہے۔ تو کیا تم اپنے دنیاوی قانون کے لحاظ سے کبھی ڈاکو کو جشن منانے دیا کرتے ہو کہ میں نے اتنا مال لوٹا قوم کا اس لئے مجھے جشن منانے دیا جائے اور یہ بات مرکزی وزراء کی عقل میں آ گئی، ان کو سمجھ آ گئی، انہوں نے کہا مولانا اب ہمارا مسئلہ حل ہو گیا ہے اب ہم حکم دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کو جشن منانے کی اجازت نہ دی جائے۔ بات سمجھانے والے کی عقل بھی اور بات سمجھنے والے کی عقل بھی ایک خاص حیثیت کی عقل ہے جس کا اگر دنیا کے عظیم الشان سائنسدانوں کو علم ہو جائے تو شائد وہ تجزیہ کریں، دماغ کھول کر دیکھیں کہ کس قسم کی عقل اس دماغ میں بھری ہوئی ہے۔ دنیا کے کسی منطق سے بھی آپ اس مسئلے پر غور کر کے دیکھیں اور اسلامی غیرت کے نقطہ نگاہ سے بھی آپ اس پر بات کر کے دیکھیں تو آپ حیران ہوں گے کہ وہ کیسے جاہل لوگ ہیں جنہوں نے یہ دلیل بنائی اور وہ کیسی عقلیں تھیں جنہوں نے اس دلیل کو قبول کر لیا۔ سب سے پہلے ایمانی غیرت کا تقاضا تھا یہ سوچتے کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کی نبوت پر ہے کون جو ڈاکہ ڈال سکتا ہے؟ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے تجھے یہ پیغام دیا، ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المائدہ:۶۸) خدا ہر قسم کے انسانی حملوں سے تجھے محفوظ رکھے گا۔ تیرے کلام کی حفاظت فرمائے گا،

تیری نبوت اور تیرے تقدس کی حفاظت فرمائے گا۔ اتنے قوی وعدوں کے بعد اور یہ بتا کر کہ شیطان کو تیری وحی میں کوئی دخل نہیں ہے پھر ان علماء کا ان باتوں کو دیکھتے ہوئے یہ کہہ دینا کہ گویا نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت ﷺ کی نبوت پر ڈاکہ پڑ گیا ہے۔ اتنی بے حیائی، اتنی گستاخی کہ تعجب ہے کہ حکومت پاکستان بھی ایسے غلیظ الزام لگانے والے مُلّانوں کے خلاف حرکت میں کیوں نہیں آئی؟ اسلام کے نام پر قائم ہوئی ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق کوئی غیرت نہیں دکھائی۔ یہ کیوں نہیں کہا ان کو کہ اے بے غیرتو! محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والا ہے کون، کون پیدا ہوا ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر ڈاکہ ڈال سکے؟

پھر یہ کہ اگر نبوت کا دعویٰ جھوٹا ہے تو وہ تو خدا پر ڈاکہ ہے اور قرآن کریم نے یہی فرمایا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے اگر کوئی جھوٹ بولتا ہے مجھ پر جھوٹ بولتا ہے اور میرا فرض ہے کہ میں اس کو ہلاک کروں۔ دشمن کا کام نہیں ہے، یہ انسان کا کام نہیں ہے۔ پس خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے میرے تقدس پر اور میری عظمت پر اور میری سچائی پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ میں اس کوشش کو ناکام بنا دیتا ہوں۔ ایسے شخص کو ہلاک کر دیا کرتا ہوں۔ پس دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اگر کوشش کی گئی تھی تو خدا فرماتا ہے کہ میں اس کوشش کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گا لیکن ایسی شکل نہیں ہے۔ نبوت کا معاملہ بندے اور خدا کے درمیان ہے اور دراصل نبوت کے دعوے کا مطلب یہ ہے کہ مجھے خدا نے کچھ کہا اور میں خدا کا امین بن کر، خدا کے پیغام کا امین بن کر اس کا پیغام تمہیں پہنچا رہا ہوں۔ اس صورتحال میں اصل ڈاکہ خدا تعالیٰ کے تقدس اور اس کی عظمت پر ان معنوں میں ہے کہ ایک بیہودہ بات کی کوشش کی گئی۔ اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے میرا کام ہے پھر ایسے لوگوں کو ذلیل و رسوا کروں اور اپنی سچائی کے تقدس کی حفاظت کروں۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرعون کے زمانے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب موسیٰ کے دعوے سے اشتعال کھا کر۔ اُس زمانے میں بھی بڑے اشتعال کھانے والے علماء موجود تھے۔ یہ دیکھ کر کہ ایک شخص کہتا ہے میں خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں ساری قوم کو اشتعال آ گیا اور فرعون کو سب سے بڑھ کر اشتعال آیا اور ان کے بڑے بڑے لوگ اکٹھے ہوئے اس مجلس میں اور انہوں نے سوچا کہ یہ شخص خدا کا پیغامبر بندہ ہے اس سے زیادہ اشتعال دینے والی اور کونسی

بات ہوسکتی ہے۔ پس یہ نبوت کے نام پر اشتعال کوئی نئی چیز نہیں ہے۔تب انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم اس شخص کو قتل کر دیں اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔اس فیصلے کے بعد یا اس فیصلے کے دوران اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک شخص ان کی طرف آیا جو صاحب فہم اور اولوالالباب میں سے تھا۔اس نے ان سے کہا کہ خدا کا خوف کرو، عقل کے ناخن لو تم کیا فیصلے کر رہے ہو؟ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ اگر یہ جھوٹ بول رہا ہے، اگر یہ خدا کی طرف سے نہیں ہے تو تمہارا کام نہیں ہے کہ تم اس کو ہلاک کرو، خدا کا کام ہے کہ اس کو ہلاک کرے اور اگر کوئی شخص خدا پر جھوٹ بولتا ہے تو اس کا عذاب ان لوگوں پر نہیں ٹوٹا کرتا جن کو وہ مخاطب ہوا کرتا ہے۔تو تمہیں تکلیف کیا ہے؟ جھوٹ ایک شخص بول رہا ہے خدا پر بول رہا ہے، اللہ اس کو پکڑے، ہلاک کرے، نہ کرے اس کی مرضی ہے۔تمہیں نقصان کونسا ہے اس کا۔جھوٹا تو خود اپنی موت مر جائے گا لیکن یہ یاد رکھو کہ اگر چہ تم جھوٹا سمجھتے ہوئے اس کی مخالفت کی اور یہ سچا نکلا وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ (المؤمن:۲۹) پھر ضرور جن عذابوں اور جن تکلیفوں سے یہ تمہیں ڈرا رہا ہے خدا کی ناراضگی کے عذابوں سے وہ تمہارے پیچھے لگ جاہیں گے اور تمہیں نہیں چھوڑیں گے اس لئے کیوں جہالت کی بات کرتے ہو؟ ایسے معاملے میں کیوں دخل دیتے ہو جس کے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں، کوئی اختیار نہیں ہے؟ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی ان دوصورتوں میں سے ایک ہی صورت ہوسکتی ہے۔اگر جھوٹ بولا ہے تو خدا پر جھوٹ بولا ہے اور ایسی صورت میں قرآن کریم فرماتا ہے کہ پھر تمہارا کام صرف اتنا ہے کہ انتظار کرو اور دیکھو کہ خدا اس سے کیا سلوک کرتا ہے۔ اگر تم نے خود خدائی کو اپنے ہاتھ میں لیا۔خود ایک شخص کو جھوٹا سمجھتے ہوئے اس کو سزا دینے کی کوشش کی تو یاد رکھو اگر یہ سچا نکلا تو پھر تم ضرور ہلاک ہو گے اور ضرور تمہیں خدا کا عذاب پہنچے گا۔یہ ہے عقل کی بات، یہ ہے خدا کا کلام۔کیا یہ اس کلام کو نہیں پڑھتے؟ کیا پڑھتے ہیں تو ایسی صورت میں پڑھتے ہیں کہ ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہوتے ہیں ان کو کوئی سمجھ نہیں آتی۔پس یہ ایک تمسخر ہے محض اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔جہالت کی حد ہے اس قسم کی دلیلیں پیش کرنا اور پھر جہالت کی حد ہے اس قسم کی دلیلیں قبول کر لینا۔اس دلیل کو آگے بڑھائیں کئی لوگ ہیں جو جھوٹے خداؤں کی عبادت کرتے ہیں یا خدا ہونے کے دعوے کرتے ہیں۔اگر رسول کی عزت اور غیرت کا سوال ہے تو خدا کی

عزت اور غیرت کا سوال اس سے بڑھ کر ہے۔ پھر کیوں تم ان لوگوں پر حملہ نہیں کرتے ، کیوں ان پر ٹوٹ نہیں پڑتے ، کیوں ان کو جشن منانے دیتے ہو؟ ہر سال ہندوستان میں میلے لگتے ہیں اپنے بتوں کے نام پر، کبھی کسی دیوی کے نام پر، کبھی کسی دیوی کے نام پر اور دیوالیاں منائی جاتی ہیں ۔ مسلمان علماء کو چاہئے کہ چڑھ دوڑیں ہندوستان کے اوپر اور کہیں کہ تم ڈاکے کے جشن منا رہے ہو، تم نے ہمارے خدا کی خدائی پر ڈاکے ڈالے ہوئے ہیں ۔ ہم ہرگز تمہیں یہ جشن نہیں منانے دیں گے ۔ اس وقت ان کی غیرت کہاں چلی جاتی ہے؟ جھوٹ بولتے ہیں ۔ الف سے ی تک ان کے دعوے جھوٹے ، ان کے اعمال جھوٹے ، ان کی غیرتیں جھوٹی ۔ محض فساد کی نیت ہے اس کے سوا ان کی کوئی نیت نہیں ۔ ایک طرف تو اس قسم کے حملے جماعت پر ہور ہے ہیں اور دوسری طرف بین الاقوامی سازشیں جماعت کی طرف ہر طرف سے سر اٹھا رہی ہیں ۔ کچھ ایسی سازشیں ہیں جن کا آپ کو علم ہے یعنی میں نے باتیں پہلے بھی کی ہوئی ہیں ۔ کچھ ایسی ہیں جن کا آپ کو ابھی پورا علم نہیں لیکن جماعت ان کی نگرانی کر رہی ہے اور جیسا کہ میں نے اس سے پہلے بیان کیا تھا امر واقعہ یہ ہے زمین کے کسی دور کے ملک میں بھی اگر کسی سوکھے ہوئے پتے کے نیچے بھی مخالفت کا کوئی کیڑا سر کتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسا انتظام فرما دیتا ہے کہ اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے اور اس کے خلاف دفاعی کارروائیوں کے لئے میں مستعد ہو جاتا ہوں اور ساری جماعت میرے ساتھ مستعد ہو جاتی ہے اس لئے ہم غافل نہیں ہیں ۔ ہم عالم الغیب والشہادہ کے غلام ہیں اور اسی کے علم اور اس کے غیب اور شہادت کے علم کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی بصیرت عطا فرماتا ہے اس لئے جماعت ہر طرف سے مستعد اور ہوشیار ہے اور میں جماعت کو مزید مستعد اور ہوشیار کرنا چاہتا ہوں ۔

ان سازشوں کا ایک نیا شاخسانہ بہائیت کا جماعت احمدیہ پر حملہ ہے ۔ جماعت احمدیہ کو دنیا کی نظر میں ذلیل کرنے کے لئے اور یہ دکھانے کے لئے کہ بہائیت بھی ان سے آدمی نوچ سکتی ہے ۔ پاکستان میں ایک ایسی سازش کی گئی جس کی جڑیں دراصل غیر ملکوں میں ہیں اور اس سازش کا اصل شکار مسلمان عامۃ الناس ہیں اور ان کو پتا نہیں کہ کیا ہو رہا ہے ان کے ساتھ ۔ جب سے امریکہ کا غلبہ ہوا ہے پاکستان پر ہر قسم کے جاسوسی کے اڈے وہاں قائم ہوئے ہیں اور ان میں ایک بہائیت بھی ہے اور وہ بہائیت جو پہلے سر ٹیک کر خاموشی سے بامشکل اپنی زندگی کے دن کاٹ رہی تھی اب اپنی حدود

سے اچھل اچھل کر پاکستان کی گلیوں اور سڑکوں میں نمودار ہو رہی ہے۔ توجہ ان سے پھیر کر جماعت کی طرف منتقل کرنے کے لئے یہ سازش کی گئی کہ علماء کو یہ بتایا جا رہا ہے کہ ہمارا حملہ جماعت احمدیہ پر ہے اس لئے تم ہمارا ساتھ دو۔ چنانچہ اس سے پہلے ایک واقعہ ہوا جس میں دو تین بدنصیب اور پہلے سے معلوم شدہ منافقین نے بہائیت کو قبول کر لیا اور اس کو بڑی شان کے ساتھ پاکستان کے اخباروں میں نمایاں سرخیوں کے ساتھ پیش کیا اور ان سرخیوں کے لگوانے میں علماء شامل تھے۔ گویا یہ فخر ہو رہا ہے کہ بعض لوگ یعنی چند دو تین چار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی سے نکل کر اور خدا تعالیٰ کی واحدانیت کے تصور سے نکل کر بہاء اللہ کو خدا ماننے والے پیدا ہو گئے ہیں اس لئے جشن مناؤ۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس کے سوا اس کے کوئی معنے نہیں بنتے۔

اس واقعہ کے اور شاخسانے چونکہ پھوٹ رہے ہیں اس لئے میں آج مختصراً آپ کو بہائیت کے متعلق بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی اس فتنے پر نظر ہے اور گزشتہ چار پانچ سال سے میں بڑی تفصیل کے ساتھ اس کا مطالعہ کروا رہا ہوں اور ان کی سازشوں پر نظر رکھتے ہوئے ان کی کنہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ان کے پیچھے کیا ہے اور ان کی حقیقت کیا ہے؟ چنانچہ دن بدن ایسے شواہد سامنے آتے چلے گئے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ یا سی آئی اے کے ایجنٹ ہیں یا یہود کے ایجنٹس ہیں اور عالمی سازش ہے ایک دنیا میں جاسوس بنانے کی اور ان کا نظام الف سے ی تک دھوکہ دہی اور لالچ پر مبنی ہے۔ اس کی تفاصیل میں اس وقت جانے کا وقت نہیں لیکن مختصر میں آپ کو بتاتا ہوں کہ امریکہ میں ان کا سب سے بڑا معبد ہے اور اتنا عظیم الشان، اتنا شاندار کے اس پر کروڑوں روپیہ خرچ ہوا ہے اور گنتی کے جس کو پنجابی میں ڈھائی ٹوٹرو کہتے ہیں گنتی کے چند انگلیوں پر گنے جانے والی تعداد ہے وہاں بہائیوں کی اس سے زیادہ نہیں۔ سوال یہ کہ روپیہ کہاں سے آیا؟ ایک چھوٹی سی جماعت جس کا مالی نظام اس طرح قربانی پر نہیں چل رہا جس طرح جماعت احمدیہ کا مالی نظام چل رہا ہے۔ اچانک شکاگو میں اتنا بڑا معبد بنانے کی توفیق کیسے پا جاتی ہے؟ پھر جب میں نے ان کا جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ دنیا میں ہر جگہ جہاں جہاں یہ بڑے عظیم اپنے معبد بنا رہے ہیں وہاں ان کی گنتی کی چند ایک کے سوا زیادہ تعداد نہیں اور یہ وہیں وہیں نفوذ پا رہے ہیں جہاں جہاں امریکہ کا نفوذ بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ South Pacific میں پیاپانیوگنی میں، Soleman Iceland میں اور ایسے

چھوٹے چھوٹے دور دراز جزائر میں یہ اپنی کوششیں کر رہے ہیں اور یہی وہ علاقے ہیں جہاں اس وقت امریکن دفاعی اڈے قائم ہو رہے ہیں۔ اسی طرح بعض دوسرے اور ممالک میں جن کے متعلق ہم پوری تفصیل سے جائزہ لے رہے ہیں وہاں بہائیت اپنی جڑیں قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن جڑیں تو نہیں کہنا چاہئے، عمارتیں بن رہی ہیں وہاں اور دکھاوے ہو رہے ہیں لیکن عملاً تعداد وہی چند ایک سے زیادہ نہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی میں جب تحقیق کی تھی پہلی دفعہ مجھے ان سے یہ نسخہ ملا کہ بہائیوں کو جس ملک میں آپ پوچھیں کہ یہاں تو آپ دو چار ہیں صرف اتنی بڑی طاقت آپ کے پاس کہاں سے آ گئی، اتنا پیسہ کہاں سے آ گیا؟ تو جواب دیتے ہیں کہ ہم یہاں نہیں ہم فلاں جگہ طاقتور ہیں اور فلاں جگہ طاقت کا حال جا کے دیکھو کہ وہاں جواب ملتا ہے کہ ہاں یہاں نہیں ہم فلاں جگہ ہیں اس لئے جہاں جہاں آپ ان کے پیچھے پہنچیں گے وہاں سے آگے کوئی اور جگہ بتائیں گے کہ ہم وہاں طاقتور ہیں اور اس پہلو سے جب میں نے جائزہ لیا تو سو فیصدی حضرت مصلح موعودؓ کا یہ تخمینہ درست نکلا ہے۔ پاکستان میں آجکل امریکی اڈوں کے نفوذ کی وجہ سے ان کا نفوذ بڑھا ہے اور اب جو آخری حملہ انہوں نے ربوہ پر کرنے کی کوشش کی ہے اس کی تفصیل میں آپ کو بتاتا ہوں۔ اس سے مزید اس خیال کو تقویت ملی کہ ان کی پشت پناہی امریکہ کر رہا ہے۔

وہاں ایک ایسا خاندان آباد ہے جس کے گھر کی مالکہ ایرانین ہیں۔ نوابشاہ ضلع میں ایک مخلص احمدی ہوا کرتے تھے آغا عبداللہ خان ان کی ایک شادی ایران میں ہوئی تھی اور اس ایرانی خاتون نے احمدیت قبول کی اور وہاں ان کی وفات کے بعد ربوہ میں آباد ہوئیں ان کے ہر قسم کے بچے ہیں۔ ایک امریکہ میں بچہ ڈاکٹر ہدایت ہیں ان کو تو میں جانتا ہوں۔ اللہ کے فضل سے نہایت مخلص اور نمونے کے ڈاکٹر، بنی نوع انسان کے سچے ہمدرد اور خدا تعالیٰ سے محبت کرنے والے جماعت کی خاطر قربانیاں کرنے والے اس لئے اس ذکر میں ان کو کہیں متہم نہ سمجھ لیں اس لئے میں تفصیل سے ان کا دفاع کر رہا ہوں۔ باقی اولاد کچھ کسی قسم کی، کچھ کسی قسم کی میں تفصیل سے نہیں جانتا۔ کچھ دن ہوئے ان کے گھر میں بہائیوں کی ایک میٹنگ ہوئی اور اس میں بہائیوں کا جو سب سے بڑا سربراہ تھا وہ امریکن تھا اور وہ مرتد جس کا میں نے ذکر کیا ہے وہ اپنے ایک دو ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچا اور یہ

امریکن ان کی سرپرستی میں وہاں گیا اور انہوں نے سکیم یہ بنائی وہاں بیٹھ کے ربوہ کے قریب سیدوں کو لالچ دے کر غیر معمولی روپیہ دے کر وہاں سے کچھ زمین حاصل کی جائے۔ وہاں ایک دس بیڈ کا، دس بستروں کا ہسپتال قائم کیا جائے۔ اس ہسپتال کا سربراہ حیدر قریشی جو پہلے احمدی کہلاتا تھا اور مرتد ہے وہ اس کا نگران اعلیٰ بھی ہو اور اس کا روپیہ کمانے والا بھی وہی ہو اور اس طرح ایک فتنے کا جال پھیلا کر جو کمزور اور غریب احمدی ہیں اور جو دلوں کے بیمار ہیں ان کو خرید لیا جائے، ان کو لالچیں دی جائیں اور اس طرح دکھایا جائے دنیا کو کہ احمدیت پر بہائیت نے بہت ہی کامیاب حملہ کیا ہے اور اس طرح وہاں جاسوسی کا اڈا بھی امریکہ کا قائم ہو جائے گا۔ یعنی یہ اندازے ہیں لیکن حالات اسی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ یہی مقصد ہے لیکن سکیم جو میں نے بتائی ہے یہ نقوش جو آپ کے سامنے رکھے ہیں یہ درست ہیں۔ یہ سازش وہاں کی گئی۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کے ردّعمل کا تعلق ہے ہم دیگر علماء کی طرح خدا کے بندوں کو اپنی جاگیر نہیں سمجھتے اور اپنی ملکیت نہیں سمجھتے۔ دین کے معاملے میں ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہر شخص آزاد ہے لیکن اگر غربت سے فائدہ اٹھا کر کسی کا دین خریدنے کی کوشش کی جائے تو تکلیف ضرور ہوتی ہے لیکن اسی آیت میں اس بات کا بھی جواب ہے۔ اگر چند کمزور اور منافق احمدی جو ہر مجلس میں ہر قوم میں ہوا کرتے ہیں، ہر شہر میں ہوا کرتے ہیں۔ یعنی احمدی کے لحاظ سے نہیں منافقت کے لحاظ سے میں کہتا ہوں ایسے لوگ ہر جگہ ملتے ہیں۔ مدینے کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرما رہا ہے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی موجودگی میں وہاں منافقین ہوا کرتے تھے۔ تو غلام آقا سے تو بڑھ سکتا ہی نہیں اس کے پاؤں کا غلام ہوتا ہے، اس کی جوتیوں کا غلام ہوتا ہے اس لئے اس سے آقا کے مقابل پر بڑا سلوک نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اگرچہ اہل ربوہ نے بڑی ہمت دکھائی ہے، غیر معمولی شجاعت دکھائی ہے، بڑی وفا کے کام کئے ہیں لیکن یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان میں کوئی بھی شیطان کا بندہ نہیں ہے۔ ان میں منافقین ہوں گے اور وہی منافقین ہیں جن پر یہ حملہ ہوا اس لئے ہماری کوشش تو یہی ہوگی کہ ان کو بھی بچایا جائے لیکن اگر کچھ ان کے ساتھ چلے جاتے ہیں تو جن کو خریدنا چاہتے ہیں شوق سے خرید لیں۔ جو ان کا امام بنا ہے وہ بھی تو خریدا ہی ہوا تھا۔ اس شخص کے متعلق میں آپ کو بتاؤں کہ کیا واقعہ ہوا؟ وحید قریشی اس قسم کا ایک انسان ہے جس نے بار بار جماعت میں نفوذ حاصل کرنے کی

شدت کے ساتھ کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ شفیع اشرف صاحب مرحوم کو جزا دے وہ بڑے زیرک انسان تھے۔ بحیثیت ناظر امور عامہ وہ مجھے رپورٹیں کرتے رہے کہ یہ شخص شدید منافق ہے اور کوئی چال ہے اور کوئی سازش ہے اس لئے اس کو اوپر نہیں آنے دینا اور یہ شدید ان کے خلاف گالیوں کے خط لکھتا رہا اور شکایتیں کرتا رہا کہ ایسے ایسے لوگوں کی وجہ سے جماعت ٹھوکریں کھاتی ہے اور فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ کس قسم کے ناظر تو نے بنائے ہوئے ہیں جو تقویٰ اور انصاف سے خالی ہیں وہ اچھے لوگوں کو آگے نہیں آنے دیتے اور وحید قریشی کا خیال تھا کہ اس قسم کی یکطرفہ باتوں سے وہ مجھے بیوقوف بنا لے گا، گمراہ کرلے گا اور میں شفیع اشرف صاحب کو حکم دوں گا کہ فوری طور پر اس کو جماعت میں بہت آگے لے آیا جائے اور اس کے سپرد یہ کر دیا جائے۔ یہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا لیکن ایک بات میں مجھے شفیع اشرف صاحب سے اختلاف تھا اور میں نے ان سے صاف کہا کہ یہ بات میں آپ کی نہیں مانوں گا۔ جہاں غربت کی وجہ سے مالی مدد کی ضرورت تھی وہاں میں نے امور عامہ کو کہا کہ آپ منافق سمجھتے ہیں مجھے بھی یہی غالب گمان ہے کہ یہ چالیں منافقانہ ہیں لیکن منافق اگر غریب ہو تو اس کا انسانی حق بہر حال ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔ اس لئے آپ کے مشورے کے خلاف میں جانتے ہوئے کہ یہ کیا ہے اور کیا کر رہا ہے۔ میں اس کی مدد ضرور کروں گا۔ چنانچہ جب ضرورت پڑی اس کی مدد کی گئی۔ پھر اس شخص نے مجھ پر براہ راست رعب ڈالنے کے لئے پاکستان حکومت کی طرف سے جو الزامات کے شاخسانے چھوڑے گئے تھے ان کے خلاف ایک نہایت ہی مؤثر جواب لکھا اور ایک بڑی موٹی کتاب لکھی اور مجھے بھجوائی کہ آپ میرے نام سے اس کو شائع کروا دیں تا کہ دنیا کو پتا لگے کہ احمدیت کے کیسے کیسے مجاہدین ہیں۔ اب چونکہ امور عامہ کی طرف سے ان کے متعلق تفصیلی رپورٹیں تھیں میں نے یہی فیصلہ کیا کہ اس نام پر کوئی کتاب شائع نہیں کی جائے گی۔ اب اندازہ کریں کہ اگر یہ شائع ہو جاتی تو پھر انہوں نے بہائیوں نے اعلان کرنا تھا کیونکہ اطلاعیں ایسی مل رہی تھیں کہ پہلے سے ان کا وہاں واسطہ تھا اور ربوہ میں شرارت کے اڈے بنائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے اعلان کر دینا تھا کہ اتنا عظیم الشان عالم دین جس نے حکومت پاکستان کا جواب لکھا تھا بالآخر بہائی ہو گیا ہے۔ اے مسلم احمدی نوجوانو! آ جاؤ اس کے پیچھے، چھوڑ دو احمدیت کو۔ اس سے زیادہ اور کون احمدیت کو جان سکتا ہے۔ یہ تھی اصل خباثت اور سازش جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پہلے سے ہی ہماری حفاظت

فرمادی اور باوجود بار بار ان کے لکھنے کے اور اس انداز میں شکوے آرہے تھے کہ گویا میری ساری محنتیں ضائع گئیں آپ نے کچھ بھی نہیں کیا۔ میں نے کہا جن سے میں جواب لکھوار ہا ہوں ان کو میں نے ابھی جواب دے دیا کہ اگر کوئی اچھا نقطہ ہے تو لے لیں اس میں سے اور جو جواب مجھے خود سمجھا رہا ہے وہ میں خطبوں میں دے رہا ہوں مجھے کیا ضرورت ہے آپ کی کتاب شائع کرنے کی؟ پھر یہ بالآخر بہائی ہو گئے اور ربوہ سے بھاگ کر کسی قصبے میں جا کر بہائیت کا اعلان کیا اور ان کی بیوی کا رونے پیٹنے کا دردناک خط آیا کہ کیا قیامت آ گئی ہے۔اس پر یا ان کی طرف سے لکھا ہوا تھا، مجھے اب یاد نہیں بیوی کا خط ہے یا انہوں نے لکھا تھا کہ میری بیوی کا یہ ردّ عمل ہے اور گھر میں ایک کہرام مچا ہوا ہے اور وہ دعائیں کر رہی ہے۔ میں نے ان کو لکھا میں نے کہا میں بھی آپ کے لئے دعا کرتا ہوں، آپ بیمار ہیں جو کچھ بھی ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ آپ کا حقیقی اور دائمی نقصان ہو کیونکہ جس خاندان سے آپ تعلق رکھتے ہیں ان میں نیکیاں تھیں۔آپ کے والد نے بڑی قربانیاں دی ہوئی ہیں احمدیت کے لئے، آپ کی والدہ نیک خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ان کے بھائی واقف زندگی ہیں یعنی اس کے ماموں اور لمبے عرصے سے وفا سے سلسلے کی خدمت کر رہے ہیں۔ میں نے کہا میں نہیں چاہتا کہ آپ کا نقصان ہو اس لئے میں بھی دعا کر رہا ہوں اللہ آپ کو ہدایت دے۔ کچھ دنوں کے بعد خط آیا کہ مجھے ہدایت مل گئی ہے اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ بہائیت جھوٹی تھی اور اب میں احمدیت میں دوبارہ شامل ہونا چاہتا ہوں مجھے شامل کر لیا جائے۔تو میں نے دعائیہ خط لکھا میں نے کہا شامل ہو جائیں لیکن یاد رکھیں کہ ایمان کے بعد ارتداد اور ارتداد کے بعد پھر ایمان اور پھر ارتداد اگر ہوا اور اسی حالت میں انسان ہلاک ہو تو بہت ہی بڑا خطرناک سودا ہے۔ اللہ آپ کو استقامت بخشے، سچے دل سے ایمان نصیب فرمائے۔ساتھ ہی انہوں نے مجھے یہ پیشکش کر دی کہ میں اب بہائیت کے خلاف ایک عظیم الشان کتاب لکھنا چاہتا ہوں اور میں نے پہلے اس سے لکھا تھا کہ بتائیں کونسا آپ کا عالم ہے جو میرے مقابل پر احمدیت کو سچا دکھائے میں بہائیت کے متعلق مناظرہ کروں گا اور وہ احمدیت کے متعلق مناظرہ کرے اور میرا چیلنج ہے جس کو چاہیں میرے مقابل پر لے آئیں۔ شفیع اشرف صاحب کا نام خاص طور پر تھا۔ میں نے کہا تمہاری کوئی حیثیت ہی نہیں۔ بہائیت کی کوئی حیثیت نہیں۔ مجھے کوئی ضرورت نہیں اس قسم کے تم سے مناظرے کروانے کی اور جب دوبارہ احمدیت قبول کی تو مجھے لکھا

کہ اب مجھے بہائیت کا پتا لگ گیا ہے۔ اب آپ دیکھیں کیسا عظیم الشان جواب لکھتا ہوں بہائیت کے لئے۔ میں نے ان کو کہا تمہاری مرضی ہے لکھو، جو چاہو کرو لیکن احمدیت کا انحصار نہیں ہے آپ جیسے لوگوں پر۔ اللہ آپ کو توفیق دے، اللہ آپ کو استقامت بخشے اور پھر یہ اعلان ہو گیا کہ اپنے ساتھ دو تین اور منافقوں کو لے کے یہ صاحب بہائی بن گیا اور سارے پاکستان میں اخبارات میں شائع ہو گیا ایک عظیم الشان عالم دین جماعت کا سربراہ بہائیت اختیار کر گیا۔ اب یہ اس سازش کا اگلا شاخسانہ تھا۔

تو ایسے لوگوں کو میرا یہی جواب ہے کہ تم جو چاہو کر لو۔ امریکہ کی طاقت تمہارے پیچھے ہو یا روس کی طاقت ہو، یہودی ہوں یا عیسائی ہوں جو کچھ تم سے ہوسکتا ہے کر گزرو جو خدا کے بندے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ **احمدیوں میں بھاری اکثریت اور بہت بھاری اکثریت خدا کے بندوں پر مشتمل ہے۔ تمہاری تمام شیطانی طاقتیں، تمہارے سارے شیطانی منصوبے ناکام جائیں گے۔ احمدیوں کے ایمان کے پہاڑ سے سر ٹکرا ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیں گے، ذلیل و رسوا ہوں گے۔ جس طرح عظیم چٹانوں سے سمندر کی لہریں سر ٹکرا ٹکرا کر ناکام ہو جایا کرتی ہیں اسی طرح تم بھی ٹکراؤ گے اور بکھر جاؤ گے، احمدیت کا کوئی نقصان نہیں کر سکو گے۔** گندے اور منافق چند ہیں وہ ہمارے ہیں ہی نہیں وہ سوکھے ہوئے پتے سنبھال لو، سوکھے ہوئے پتے تو ایندھن ہوا کرتے ہیں آگ کا، بٹھیارنیں ان کو اکٹھا کرتی ہیں اور بٹھیوں میں جھونک دیا کرتی ہیں۔ پھر بھی ان کو پکڑ و اور جس بٹھی میں چاہو جلا لو لیکن خدا کے بندوں پر تمہاری آگ حرام کر دی گئی ہے۔

اہل ربوہ کو غریب نہ سمجھو، ان میں غریب ہیں لیکن نفس کے لحاظ سے بڑے بڑے امیر، بڑے بڑے عظیم قربانیاں کرنے والے ہیں۔ بے شمار ان کو لالچیں دی گئی ہیں پہلے بھی لیکن انہوں نے انکار کر دیا ہے۔ وہ جماعت جس نے گھر جلوائے ہوں اپنی آنکھوں کے سامنے، ایمان سے نہ پھری ہو وہ تمہارے گھر عطا کر دینے پر کیسے مان جائیں گے؟ وہ جنھوں نے اپنے بچے ذبح کروائے ہوں اپنی آنکھوں کے سامنے اور اپنے ایمان سے نہ کھیلے ہوں ان کو تم کون سے ڈراوے دو گے جس کے نتیجے میں تم سمجھتے ہو کہ ان کو اپنے دین سے بہکا دو گے؟ ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔ لیکن میں یہ بتاتا ہوں کہ یہ پردہ تمہارے لئے شدید نقصان کا سودا ہے۔ تمام دنیا میں جماعت احمدیہ پہلے سے زیادہ مستعدی کے ساتھ اب بہائیت پر جوابی کارروائی کرے گی۔ پہلے تو ہم ان کی کوئی حیثیت ہی نہیں سمجھتے تھے جس

طرح ایک معمولی خش وخاک کی حیثیت ہوتی ہے۔ دلچسپی تھی کہ ہو کیا رہا ہے، کون لوگ ہیں، کس کی نمائندگی کررہے ہیں؟ لیکن تمہارے اس حملے پر مجھے حضرت مسیح کے متعلق وہ خدا کا کلام یاد آ گیا جس میں کہا گیا تھا مسیح کے متعلق کہ یہ کونے کا پتھر ہے وہ جس پر گرے گا وہ اس کو پاش پاش کر دے گا اور جو اس پر گرے گا وہ پاش پاش ہو جائے گا۔ پس مجھے خیال آیا کہ مسیح اوّل جو موسیٰ کا مسیح تھا اگر اس کی یہ شان ہے تو مسیح ثانی جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا مسیح ہے اس کی کیا شان نہیں ہوگی۔ پس تم ہم پر گرے ہو ہمیں چکنا چور کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ تم چکنا چور کر دیئے جاؤ گے اور انتظار کرو اور دیکھو کہ ہم تم پر گریں گے اور اس قوت سے گریں گے کہ تمہیں چکنا چور کر دیں گے۔ پس اے شیطان اور شیطانی طاقتو جو تمہارے گھوڑے ہیں وہ دوڑا لاؤ اور جو تمہارے پیادے ہیں چڑھا لاؤ، لالچیں، حرص دو، جو کچھ تم سے ہوسکتا ہے کر گزرو، دغا اور فریب سے کام لو، جھوٹے وعدے کرو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی بڑی بھاری اکثریت خدا کے ان بندوں پر مشتمل ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ اے شیطان اور اے شیطان کے ٹولو خدا کے بندوں پر تمہیں کوئی سلطان عطا نہیں کیا گیا۔ وہ کامیاب ہوں گے اور تم نامراد اور خائب وخاسر کر دیئے جاؤ گے۔